روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 21 فروری 2013ء 10 ربیع الثانی 1434 ہجری 21 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 42

نصرت الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے

وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 106)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت ابوبکرؓ جب مسند آرائے خلافت ہوئے تو آپ کے سامنے مشکلات اور خطرات کا ایک پہاڑ نظر آ رہا تھا۔ مرتدین کی ایک جماعت نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ منکرین زکوٰۃ نے علیحدہ شورش برپا کر دی تھی۔ ان دشواریوں کے ساتھ حضرت اسامہؓ بن زید کی مہم بھی درپیش تھی۔ جن کو آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات میں شام پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس مہم کے متعلق صحابہ کرام کی یہ رائے تھی کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے۔ پہلے باغیوں کا قلع قمع کیا جائے۔ لیکن سیدنا حضرت ابوبکرؓ نے اس رائے کو ناپسند فرمایا اور آپ کی محبت رسول نے گوارا نہ کیا کہ جس مہم پر رسول خدا ﷺ نے اسامہ کو روانہ ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس کو روک دیں۔ آپ نے فرمایا۔

''اگر مدینہ اس طرح آدمیوں سے خالی ہو جائے کہ درندے آ کر میری ٹانگ کھینچنے لگیں تب بھی اس مہم کو نہیں روک سکتا۔''

(تاریخ الخلفاء ص 71)

غرض حضرت ابوبکرؓ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے حضرت اسامہ کو روانگی کا حکم دیا اور خود دور تک پیادہ پا مشایعت کرتے ہوئے حضرت اسامہ کو زریں ہدایات سے نوزا۔ (طبری)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔ (ملفوظات جلد 3 ص 299)

صحابہ کرام کے دل جو محبت الٰہی سے لبریز تھے وہ خدا کی ہیبت و جلال سے لرزاں بھی رہتے تھے۔

حضرت عثمانؓ اکثر خوف خداوندی سے آبدیدہ رہتے۔ موت قبر اور عاقبت کا خیال ہمیشہ دامن گیر رہتا۔ سامنے سے کوئی جنازہ گزرتا تو کھڑے ہو جاتے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ مقبروں سے گزرتے تو رقت طاری ہو جاتی اور داڑھی تر ہو جاتی۔ لوگ کہتے کہ جنت و دوزخ کے تذکروں سے تو آپ پر اس قدر رقت طاری نہیں ہوتی۔ آخر مقبروں میں کیا خاص بات ہے کہ انہیں دیکھ کر آپ بے قرار ہو جاتے ہیں۔ فرماتے آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے۔ اگر یہ معاملہ آسانی سے طے ہو گیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں۔ اگر اس میں دشواری پیش آئی تو تمام مرحلے دشوار ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 63)

حضرت عمرؓ خشیت الٰہی سے لرزاں و ترساں رہتے۔ قیامت کے مواخذہ سے بہت ڈرتے تھے اور ہر وقت اس کا خیال رہتا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے آپ نے فرمایا ''تم کو یہ پسند ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے، ہجرت کی، جہاد کیا اور نیک اعمال کئے۔ اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچ جائیں اور عذاب و ثواب برابر ہو جائے وہ صحابی کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہم نے روزے بھی رکھے، نمازیں پڑھیں بہت سے نیک کام کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے۔ ہمیں ان اعمال سے اپنے رب سے بہت توقعات ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ عذاب سے بچ جائیں اور نیکی اور بدی برابر ہو جائیں۔ (بخاری باب ایام الجاهلية)

حقہ بُری چیز ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

''اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بُری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔''

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 163)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ضرورت محرر درجہ دوم برائے مٹھی

مشن ہاؤس مٹھی سندھ میں ایک عدد محرر گریڈ درجہ دوم کی ضرورت ہے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ایسے مخلص احباب سے درخواستیں مطلوب ہیں جو اکاؤنٹس کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ امیدوار کی تعلیمی قابلیت ایف۔ اے/ ڈی کام/ بی کام ہو۔ خدمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر، مکمل کوائف اور صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ کے نام ارسال کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ

گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 24 فروری 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی پرچی بنوالیں مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

مشورہ کی برکات اور نمائندوں کا انتخاب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران:160)

ترجمہ: اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مُسْتَغْنِي ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری اُمّت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رُشْد و ہِدَایَت سے محروم نہیں رہے گا۔

(شعب الایمان للبیھقی جلد 6 صفحہ 76-77 روایت نمبر 7542 ایڈیشن اول 1990ء)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 532)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت 1926ء کے موقع پر فرمایا:

یاد رکھنا چاہئے ہمارے سامنے جو مستقبل ہے وہ اتنا محدود نہیں ہے جتنا آج نظر آ رہا ہے بلکہ وہ بہت شاندار ہے اور اس سے بھی زیادہ شاندار ہے جو آج تک کسی فاتح قوم نے دیکھا ہے کیونکہ کبھی کسی قوم کے متعلق یہ وعدہ نہیں دیا گیا کہ ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جائے گی کہ دوسرے لوگ اس کے مقابلہ میں مٹ جائیں گے اور ایسے کمزور ہو جائیں گے کہ ان کی مثال چوہڑے چماروں کی سی ہو جائے گی۔...... اس کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہمارے مشوروں کا اثر جو دنیا پر پڑے گا اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں ہمارے مشوروں کا تعلق اسی مستقبل سے نہیں جب کہ ہماری جماعت کے نمائندے دنیا کے گوشہ گوشہ سے آئیں گے۔ جبکہ نمائندے چار یا پانچ یا چھ آدمیوں کی طرف سے نہیں آئیں گے بلکہ چار، پانچ، چھ کروڑ آدمیوں کے نمائندے بن کر آیا کریں گے۔ جبکہ اس مجلس کا اثر چار، پانچ لاکھ انسانوں پر نہیں پڑے گا بلکہ اس کے مشوروں کے نتیجہ میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کی حالت بدل جائے گی۔ صرف اس وقت ہی اس مجلس کے مشوروں کو اہمیت نہیں حاصل ہوگی بلکہ آج بھی ویسی ہی اہمیت حاصل ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 169)

نیز فرمایا:

پس یہ ضروری ہے کہ اس مقام کی اہمیت کو سمجھنے والے نمائندے ہونے چاہئیں اور احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو واقعہ میں نمائندے کہلا سکیں۔...... میں دیکھتا ہوں کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیج دیا جاتا ہے جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں بھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو محض اس لئے کہ ہمیں اور کام ہیں اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا اور کسی دوسرے کو بھیج دیتا ہے۔..... پس احمدی جماعتوں کو نمائندوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہئے اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 171، 172)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیادار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔

(خطابات مسرور جلد 4 صفحہ 159)

فرمایا: جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آ رہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ تو یہ ہے شوریٰ کے ضمن میں ذمہ داری افراد جماعت کی کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگان شوریٰ چُنیں نہ کہ کسی ظاہری تعلق کی وجہ سے اور جس کو چُنیں اُس کے بارے میں اچھی طرح پَرکھ لیں۔ اُس کو آپ جانتے ہوں، آپ کے علم کے مطابق اُس میں سمجھ بوجھ بھی ہو اور علم بھی ہو اور عبادت گزار بھی ہو اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا بھی ہو۔

(خطابات مسرور جلد 4 صفحہ 159، 160)

نیز فرمایا: پھر شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو، چاہے وہ مقامی جماعتوں کے ہوں یا مرکزی انجمنوں کے ہوں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہوگا اور ہونا چاہئے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارے میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارے میں ہو۔ (خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 163)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگان چُننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد اسماعیل خان فاروق صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم

جماعت بیلجیئم میں بین المذاہب امن کانفرنس

ہر سال کی طرح امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم نے اپنی 16ویں بین المذاہب امن کانفرنس کا انعقاد مورخہ 17 نومبر 2012ء کو ہاسلٹ کے شہر میں کیا۔ اس پروگرام کا مقصد مذاہب کے درمیان امن و آشتی کی فضاء پیدا کرنا اور عوام کو مختلف مذاہب کے عقیدوں اور امن کی کوششوں سے روشناس کرانا تھا اس پروگرام کا انعقاد ہاسلٹ شہر کے مشہور اور قدیمی چرچ کے ہال میں کیا گیا۔

پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے ہاسلٹ شہر کی کونسل سے میٹنگ کی گئی انہوں نے اس پروگرام کو سراہتے ہوئے کونسل کی طرف سے بھرپور تعاون کی پیشکش کی۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اہم شخصیات وزیر اعلیٰ، گورنر اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے سربراہان کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لئے دعوت نامے چھپوائے گئے، پوسٹرز چھپوا کر پبلک جگہوں پر لگوائے گئے اور مارکیٹوں میں اشتہار تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں ہاسلٹ کونسل نے جماعت کا تعارف اور ہمارے پروگرام کو ایک لوکل اخبار میں شائع کروایا۔

پروگرام کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ہاسلٹ شہر کی کونسلر کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں پروگرام کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں بدھ مت، ہندو، عیسائی، بہائی ازم کے مذہبی راہنماؤں نے شرکت کی اور اپنے مذہب کی رو سے امن کی تعلیم بیان کی۔ سکھ مذہب کے راہنما اپنی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ دین حق کی امن پسند تعلیمات پر مبنی ایک خلاصہ مکرم محمد اظفر خان فاروق صاحب نے پیش کیا۔ اور حاضرین نے دین حق کی تعلیم میں دلچسپی لیتے ہوئے سوالات کئے اور جماعت احمدیہ کی امن کی عالمی کوششوں کو سراہا۔

پروگرام کے اختتام پر خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خصوصی مہمانوں کی خدمت میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور قرآن کریم کا لوکل زبان میں ترجمہ بطور تحفہ پیش کیں۔ پروگرام ہال کے ساتھ والے ہال میں قرآن کریم کی نمائش بھی لگائی گئی اور مختلف جگہوں پر قرآنی پیشگوئیاں بھی آویزاں کی گئی تھیں۔ تمام مہمانوں نے اس نمائش کا وزٹ کیا اور قرآنی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی حاضری 50 رہی۔

روحانی ورثہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور .... کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے۔''

(الفضل 26 دسمبر 1956ء صفحہ 2)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

23۔ آخری قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

پروفیسر Weigel سے ملاقات۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں اور بیت الفضل لندن واپسی

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 دسمبر 2012ء

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 162 افراد اور انفرادی طور پر 42 افراد یعنی کل 204 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Giessen, Hof, Erfelden, Offenbach, Neuhot, Babenhausen, Russelheim, Marburg, Hattersheim, Kassel, Wurzburg, Weingarten, Augsburg, Seligenstadt, Florstadt, Frankfurt, Mainz, Immenshausen, Darmstadt, Badhomburg, Karlsruhe, Freinshein, Reutlinges, Wiesbaden, Pforzheim, Herborn, Koblenz, Bonn, Heidelberg, Ebingen, Trier, Nidda, Limburg

ہر ایک نے دوران ملاقات اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

مہمان پروفیسر سے ملاقات

بعد ازاں ایک بجکر پچیس منٹ پر ایک مہمان پروفیسر ڈاکٹر Weigel نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف Head of Postgraduate Department ہیں۔ ان کی سپیشلائزیشن Dental Medicine میں ہے۔ موصوف نے غانا میں جماعت کے تعاون کے ساتھ ڈینٹسٹری کے شعبہ میں ایک ایڈوانس کورس کا انعقاد کروایا ہے۔ اس کورس کا نام Certificate Course of Oral Implantology ہے۔ اس کورس میں غانا کے علاوہ دیگر افریقن ممالک نائیجیریا اور گیمبیا سے ڈاکٹرز نے شمولیت اختیار کی۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ وہ اکرا غانا میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں گئے تھے اور جماعت کی activities دیکھی تھیں۔ نیز انہوں نے بتایا کہ وہ جماعت کے پروگراموں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل وہاں چائنیز زیادہ سرمایہ لگا رہے ہیں جو کسی بھی یورپین ملک سے زیادہ ہے۔

اس پر پروفیسر موصوف نے کہا کہ یہ بات درست ہے۔ چائنیز بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہے ہیں اور وہاں کی اکانومی سنبھال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ وہاں مختلف میدانوں میں خدمات بجا لا رہی ہے لیکن ہم وہاں سے کوئی سرمایہ باہر نہیں نکال رہے۔ بلکہ جو کچھ ہے وہاں کے لوگوں کی فلاح و بہبود پر ہی خرچ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں ساڑھے سات سال غانا میں رہا ہوں۔ جب منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد 2004ء میں اپنے پہلے سفر پر غانا گیا اور وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ملتے ہی کہا Welcome Home۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب صدر مملکت کے ساتھ غانا کے مختلف علاقوں اور وہاں کے سفر کے حوالہ سے بات ہوئی تو میں نے انہیں غانا کے مختلف علاقوں اور ان کے راستوں اور روٹس کے نقشہ جات وغیرہ کے حوالہ سے بتایا تو وہ کہنے لگے کہ آپ تو غانا کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ ہم غانا دوبارہ بھی جائیں گے اور ان کو مزید ٹریننگ دیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دانتوں کے جدید علاج کیلئے جدید مشینری ان کو مہیا کی جائے تاکہ بجائے اس کے کہ ڈاکٹر اور مریض علاج کیلئے کسی دوسرے ملک کا رُخ کریں اپنے ملک میں علاج کریں اور کروائیں۔

مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب مرحوم کے بیٹے ڈاکٹر مظفر باجوہ صاحب بھی اس ملاقات میں شامل تھے۔ موصوف نے ہی جرمنی کے ڈاکٹرز کے ساتھ مل کر غانا میں ٹریننگ کورسز شروع کروائے ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر مظفر باجوہ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ نے بار بار غانا جانا ہے۔ ایک تو آپ جرمن ڈاکٹرز کی ٹیم کے ممبر کی حیثیت سے جائیں گے اور دوسرا آپ نے جماعتی حیثیت سے بھی وہاں جا کر خدمت کرنی ہے۔

یہ ملاقات ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 184 افراد اور 25 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر کل 209 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Iserlohn, Freinsheim, Augsburg, Hof, Mannheim, Morfelden, Frankfurt, Offenbach, Waiblingen, Pfungstadt, Friedrichsdorf, Dieburg, Darmstdat, Friedberg, Mainz, Babenhausen, Wiesbaden, Fulda, Wurzburg, Koblenz, Raunheim, Pforzheim, Boblingen, Gross Gerau, Heilbronn, Hofheim, Hanau, Marburg, Karlsruhe, Ebingen, Calw, Frankenthal, Russelshein, Heidelburg, Bergisch Gladbach, Budingen, Giessen, Bensheim, Brunberg

ان سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 33 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور تقریب کے آخر پر دعا کروائی۔

آج درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو قرآن کریم سنایا:

1- عزیزم عدیل احمد۔ 2- عزیزم عاشر رضا۔ 3- عزیزم عمر رشید چیمہ۔ 4- عزیزم ثوبان احمد۔ 5- عزیزم محمد خان ہنجراء۔ 6- عزیزم آہل آیان احمد۔ 7- عزیزم دانیال بٹ۔ 8- عزیزم اعتصام احمد 9- عزیزم روشان احمد۔ 10- عزیزم اسدالرحمان۔ 11- عزیزم شرجیل احمد 12- عزیزم سفیر اللہ۔ 13- عزیزم معید اللہ۔ 14- عزیزم ذیشان جاوید۔ 15- عزیزم رانا توصیف احمد۔ 16- عزیزم ارسلان احمد سوہل۔ 17- عزیزم ایقان احمد سوہل۔ 18- عزیزم خاقان احمد ضیاء۔ 19- عزیزہ ملائکہ ناصر۔ 20- عزیزہ احمد الکافی۔ 21- عزیزہ مریم احمد۔ 22- عزیزہ

مایا عروج رفیع۔ 23۔ عزیزہ عافیہ احمد۔ 24۔ عزیزہ فیروزہ خان۔ 25۔عزیزہ ایشا احمد۔ 26۔ عزیزہ ایمن احمد ڈوگر۔ 27۔عزیزہ افرح رفیق ڈوگر۔ 28۔عزیزہ ایمان احسن۔ 29۔عزیزہ میمونہ جاذبہ ضیاء۔ 30۔عزیزہ حفصہ چیمہ۔ 31۔ عزیزہ بارعہ ندیم۔ 32۔ عزیزہ ربیطہ قمر گل۔ 33۔عزیزہ ثمن حبیبہ

ان بچوں کا تعلق جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے ہے۔

Gross Gerau Ost, Marburg, Fulda, Walldorf, Aachen, Pfungstadt, Lauterborn, Darmstadt, Maintal, Gross Gerau Sud, Renninghein, Ludwigshafen, Koblenz, Langen, Neuwied, Raunheim Nord, Russelheim, Erfelden, Wurzburg, Morfelden, Leeheim, Noor Mosque, Rodermark, Krainstein West, Langen

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

الوداعی عشائیہ

آج جرمنی میں قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جرمنی کی انتظامیہ نے ایک الوداعی عشائیہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور کھانے کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

19 دسمبر 2012ء

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

لندن کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین، بچے، بوڑھے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد وخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے اور بیلجیئم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً پونے دو بجے، پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹر وے پر Pauzo نامی ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ سے باہر ایک کھلے لان میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری صاحب مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں تین بجکر پندرہ منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیئم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

ساڑھے چار بجے چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور

باقی 6 صفحہ پر

غزل

ہو جائے اس سے پہلے نہ یوم الحساب بھی
خود اپنی ذات کا کبھی کر احتساب بھی

کھل جائے گی حقیقتِ احوال اس طرف
یہ زندگی تو خواب ہے اور اک سراب بھی

جیسے گزر رہا ہے یہ ایسے گزر نہ جائے
زیرِ رضا ہو زیست میں اپنا شباب بھی

ہے کاروانِ وقت بھی آگے رواں دواں
گزرا ہوا ہر ایک ہے لمحہ عذاب بھی

جو لغزشوں کے غم میں تڑپتا رہا یہاں
یہ تو نہیں ضروری وہاں ہو خراب بھی!

ہم اس کے آس پاس ہیں پھر اس میں کیا عجب
کانٹوں کے درمیان کھلے جو گلاب بھی

ہے یہ مقام عشق سو پوچھا نہ کر سوال
کل خود بخود ملے گا تجھے ہر جواب بھی

چلتے چلو جو شوکت وسطوت سے اور تیز
دو چار کوس رہ گیا ہے انقلاب بھی

آنکھوں کی آبجو ہمیں لے جائے گی وہاں
پھر دسترس میں ہوں گے بیاس و چناب بھی

فاروق محمود

مکرم وسیم احمد خان صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 43 واں جلسہ سالانہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو اپنا 43 واں جلسہ سالانہ جماعتی احاطہ واقع کیٹونگا، دارالسلام میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ مؤرخہ 28 تا 30 ستمبر 2012ء کو شاندار جماعتی روایات کے ساتھ منعقد کیا گیا۔

تیاری جلسہ گاہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ گزشتہ دو سال سے مختلف ڈویلپمنٹ پروجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔ ان میں بیوت الذکر کی تعمیر، مشن ہاؤسز کا قیام اور ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت دیگر کام مثلاً پانی کی فراہمی وغیرہ جاری ہیں۔ ان کاموں میں خاص طور پر جلسہ کے لیے کیٹونگا میں ایک ایسے ہال کی تعمیر کا کام جاری ہے جو دورانِ جلسہ سامعین کے بیٹھنے کے لیے استعمال ہو سکے۔ اس سلسلہ میں پچھلے سال جماعت کو ایک پختہ سٹیج تعمیر کرنے کی توفیق ملی تھی اور امسال خدا کے فضل سے جلسہ گاہ میں ایک بڑا شیڈ تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کے نیچے ایک ہزار سے زائد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس پر کل 17 ملین تنزانین شلنگ خرچ آیا جو جماعت احمدیہ تنزانیہ نے مالی قربانی کر کے اکٹھا کیا ہے۔ اس طرح مردانہ جلسہ گاہ میں ایک بڑا ہال تعمیر ہو جائے گا۔

معائنہ جلسہ گاہ و میٹنگ

کارکنان جلسہ

محترم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر تنزانیہ نے مؤرخہ 23 ستمبر جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا، تمام کارکنان جلسہ سے ملاقات کی اور ہدایات سے نوازا۔

رجسٹریشن، سٹیج و سٹالز

اس سال بھی جلسہ گاہ کے سٹیج کو جماعتی روایات کے مطابق خوبصورت پھولوں اور مختلف بینرز سے سجایا گیا اور ایک بڑا بینر تیار کر کے پیچھے لگایا گیا جس پر سورج، چاند اور منارۃ المسیح کی تصاویر بنائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ کے چاروں طرف مختلف دیدہ زیب بینرز تیار کر کے لگائے گئے تھے جنہوں نے جلسہ گاہ کے ماحول کو خالص روحانی ماحول بنا دیا تھا۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لیے جلسہ گاہ کے ایک طرف مختلف سٹالز لگائے گئے تھے جن پر مختلف اشیائے خورد و نوش موجود تھیں۔ اس کے علاوہ امسال جماعتی کتب کے سٹال کے ساتھ ایک تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

اس نمائش میں دوران سال ہونے والے مختلف پروگرامز، امن کانفرنسز، بیوت الذکر و مشن ہاؤسز جو دوران سال تعمیر ہوئے کی تصاویر لگائی گئی تھیں۔ تمام مہمانوں کی رجسٹریشن کر کے کارڈ بنائے گئے۔

پہلا دن 28 ستمبر

اس بابرکت دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ احباب جماعت قافلوں کی صورت میں جمعرات کی شام تک احاطہ جلسہ میں پہنچ چکے تھے۔ سب نے باجماعت نماز تہجد ادا کی جس میں جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس کے بعد نمازِ فجر ادا کی گئی اور قرآن کریم کا درس دیا گیا۔

دوپہر ایک بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ محترم امیر صاحب تنزانیہ نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ اور کھانے کے بعد ٹھیک 3 بجے پیارے آقا کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست سنا گیا۔ حضور کے خطبے کے بعد آپ کے خطبہ کا خلاصہ سواحیلی زبان میں پیش کیا گیا۔

سہ پہر 4 بج کر 15 منٹ پر لوائے احمدیت اور تنزانیہ کا قومی پرچم لہرانے کی تقریب عمل میں آئی۔

اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن 29 ستمبر

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نمازِ تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد نمازِ فجر باجماعت ادا کی گئی اور قرآن کریم کا درس دیا گیا۔

صبح 9 بج کر 30 منٹ پر آج کے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر محترم عبداللہ مبانگا صاحب نے ”قرآن کریم حکمتوں کا لعل بے بہا اور مومن کی زندگی“ کے عنوان پر کی۔ اگلی تقریر محترم آصف محمود بٹ صاحب نے ”بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں“ کے عنوان پر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر محترم بکر عبید صاحب مربی سلسلہ نے اطاعت خلافت کے موضوع پر کی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کے وقفے کے بعد آج کے دن کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم جمیل موانگا صاحب نے ”موجودہ دور کے ذرائع مواصلات دین حق کی فتح کا نشان“ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم سیف حسن ناکو چیما صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ”دوران سال احمدیہ جماعت تنزانیہ کو حاصل ہونے والی ترقیات“ کے موضوع پر کی۔

آج کے اس اجلاس کا ایک دلچسپ پروگرام پرانے اور نئے احمدیوں کا سٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور احباب جماعت کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔ اس ضمن میں کل 4 احباب نے اظہارِ خیال فرمایا۔ ان میں سے محترم محمد ممبولا صاحب جو پرانے احمدی ہیں اور اس وقت اُن کی عمر 76 سال ہے نے فرمایا ”خاکسار نے جب احمدیت قبول کی تو میرے والد نے میری بہت مخالفت کی اور مجھے عدالت میں قاضی کے پاس لے گئے کہ میرا بیٹا کافر ہو گیا ہے۔ اس پر حاکم نے میرے باپ سے پوچھا کہ تمہارا کیا مذہب ہے؟ اُس نے کہا کہ وہ مسلمان ہے۔ حاکم نے پوچھا تمہارے والد کا کیا مذہب تھا؟ اس نے کہا کہ وہ لا مذہب تھے۔ اس پر حاکم نے کہا کہ تم نے بھی اپنے باپ کی پیروی نہ کرتے ہوئے اپنا مذہب اختیار کیا تھا۔ اگر تمہارے بیٹے نے تمہیں چھوڑ کر کوئی اور عقیدہ اپنا لیا ہے تو کون سی بڑی بات ہو گئی؟ اس کے بعد میرا باپ فوت ہو گیا اور ماں احمدی ہو گئیں۔ میں نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جو احمدی نہ تھے چھوڑ دیا اور آج احمدیت کی برکت سے ہم سب یہاں اکٹھے ہیں۔“

اس کے بعد ایک اور پرانے احمدی محترم رمضان عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ جب وہ احمدی ہوئے تو اس وقت اُن کے ساتھ چند اور لوگ احمدی تھے۔ ہم سب مورو گورو ٹاؤن میں ڈاکٹر طفیل احمد ڈار صاحب کے گھر نماز باجماعت ادا کرتے تو لوگ ہمیں تعجب سے دیکھتے اور کہتے کہ نہ جانے یہ لوگ چھپ کر کیا کرتے ہیں اور اگر نماز پڑھتے ہیں تو گھر میں کیوں پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد محترم علی خامس جمعہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف کا تعلق زنجبار کے ایک جزیرے Pemba سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے 70 کی دہائی میں بیعت کی۔ اُن کی بیعت کا سبب جماعت احمدیہ کا وہ بک سٹال بنا جو جماعت ہر سال دارالسلام شہر میں سبع سبع کے مقام پر لگاتی ہے۔ جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو وہ سُنّیوں کی ایک مسجد میں امام تھے۔ وہاں سے دھتکار دیئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں سچائی پر قائم رکھا۔

اس کے بعد ایک نومبائع نوجوان جو حال ہی میں مسائی قبیلہ سے احمدی ہوا ہے اور اس وقت جامعہ احمدیہ مورو گورو میں زیر تعلیم ہے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (یاد رہے کہ تنزانیہ میں ایک قبیلہ MASAI کے نام سے معروف ہے۔ یہ لوگ جانور پالتے ہیں اور جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ان کا مخصوص طرز لباس ہوتا ہے اور رہن سہن بھی عام لوگوں سے بالکل مختلف ہے اور عموماً بے دین لوگ ہیں) خدا کے فضل سے احمدیت کی بدولت اب ان لوگوں کو بھی دین حق کی روشنی نصیب ہو گی۔ انشاء اللہ۔ اُس طالب علم نے اپنے احمدی ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور احباب سے دعا کی درخواست کی کہ سب اُس کے لیے دعا کریں کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنے قبیلے میں احمدیت کی تعلیم پہنچا سکیں۔

آج کے اس دوسرے اجلاس کی مہمان خصوصی وارڈ کونسلر تھیں جس علاقے میں ہمارا جماعتی احاطہ بمقام Kitonga واقع ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ”مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے میرا علاقہ پسند کیا۔ آپ لوگ یقیناً دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ آپ نے اس علاقے میں سکول شروع کیا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اس ادارے میں پڑھنے والے بچے بھی دوسرے بچوں سے یقیناً مختلف ہوں گے۔ اس علاقے میں پانی کی کمی کی وجہ سے مشکلات تھیں جو آپ کے یہاں کنواں کھودنے سے دور ہو گئی ہیں۔ یقیناً آپ لوگوں کا اس علاقے کو ڈویلپ کرنا قابل تعریف امر ہے۔“ اس کے بعد موصوفہ خواتین کی مارکی کی طرف تشریف لے گئیں اور سب کو سلام کہا۔

محترم امیر صاحب نے موصوفہ کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا اور مہمانِ خصوصی نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ دوسرے دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

تیسرا دن 30 ستمبر

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور محترم بکر عبید صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سے درس دیا۔ صبح 9 بج کر 30 منٹ پر آج کے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

آج کے اس اجلاس کے مہمان خصوصی ریجنل کمشنر ریجن SIMIYU تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کل بروز ہفتہ اُن کے ریجن کے ایک ضلع میں رولنگ پارٹی CCM کی ایک ضلعی کمیٹی کا انتخاب تھا جو انہوں نے کروایا اور چونکہ انہوں نے جلسہ میں شمولیت کا وعدہ کیا تھا لہٰذا انتخاب کے فوراً بعد عازم سفر ہوئے اور کل رات بذریعہ ہوائی جہاز دارالسلام پہنچے اور آج ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی زندگی میں جتنے بھی احمدیوں سے ملنے کا موقع ملا ہے میں نے یقیناً انہیں دوسرے لوگوں سے مختلف پایا ہے۔ آپ لوگوں کا بلاتفریق رنگ و نسل علم، طب اور خدمت انسانیت کے میدان میں کام کرنا قابل تعریف ہے۔

''بے شک آپ نیکی کی تعلیم دیتے ہیں اور خود بھی نیک ہیں۔ ہم سب کو آپ کی بہت ضرورت ہے۔''

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے بعد معلم نسورو حسین نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اگلی تقریر محترم کریم الدین شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی مقدس زندگی کے حالات و واقعات پر کی۔ اس سیشن کی آخری تقریر محترم عبدالرحمٰن عامے صاحب نے دین حق میں عورتوں کے حقوق کے موضوع پر کی۔

سہ پہر 3 بجے دوسرے اور اختتامی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس اختتامی اجلاس کے مہمانِ خصوصی نائب میئر دارالسلام تھے۔ محترم نائب میئر نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ ''میں آج کے اس جلسہ میں شمولیت کرکے بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ہم سب لوگ یہاں جمع ہیں جو مختلف علاقوں سے آئے ہیں اور مختلف قبائل اور قوموں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن سب اکٹھے ہیں اور یقیناً یہ آپ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا عملی اظہار ہے۔ محترم امیر صاحب نے ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور کتب کا تحفہ پیش کیا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین سے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 2 ہزار 500 سے زائد مرد و زن نے جلسے میں شرکت کی۔ یاد رہے کہ تنزانیہ رقبے کے لحاظ سے ایک بڑا ملک ہے اور بہت دور دور کے علاقوں میں جماعتیں قائم ہیں۔ لوگ زیادہ تر غریب ہیں اور سفر کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ لہٰذا اس غرض سے کہ افرادِ جماعت جلسہ کی برکات سے مستفید ہوسکیں ان کے اپنے علاقوں میں بھی سارا سال مختلف تاریخوں میں ریجنل جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں اور ملکی سطح پر ماہ ستمبر میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے تو دور دراز سے بھی بہت سے لوگ قربانی کر کے دارالسلام پہنچے ہیں اور جماعتوں کی نمائندگی ہو جاتی ہے۔

جلسے کی تشہیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ تنزانیہ کو الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا میں بھرپور کوریج ملی۔ ملک میں چھپنے والے تمام بڑے بڑے سواحیلی اور انگریزی اخبارات میں جلسے سے قبل اور بعد جلسہ کے انعقاد کی خبریں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات میں Mwananchi, Uhuru, Nipashe, Habari Leo, Majira, شامل ہیں۔ اسی طرح ٹی وی چینلز میں ITV, Star TV, Channel 10, اور BBC Swahhili Service, TBC ریڈیو چینلز جن میں BBC Radio, RFA, Radio One شامل ہیں نے خبریں نشر کیں۔ میڈیا کی بھرپور کوریج کا ایک سبب بڑا سبب یہ بھی تھا کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے جلسے سے تین دن پہلے مؤرخہ 25 ستمبر کو ایک پریس کانفرنس کی اور جلسے کے انعقاد اور مقاصد سے صحافیوں کو آگاہ کیا۔ اسی پریس کانفرنس میں بہت سے صحافیوں نے آنحضورؐ کی اہانت پر بننے والی لغو فلم پر جماعت احمدیہ کا ردعمل جاننے کی درخواست کی۔ اس پر محترم امیر صاحب تنزانیہ نے پیارے آقا کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 21 ستمبر 2012ء کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا ردعمل اور مؤقف سب صحافی حضرات کے سامنے رکھا۔ اس ردعمل اور مؤقف کو سب حضرات نے بے حد سراہا اور اپنے اپنے ادارے میں بھرپور کوریج دے کر نشر اور شائع کیا۔

پرنٹ میڈیا میں جلسے کی کوریج کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں یعنی جلسہ سے قبل اور جلسہ کے بعد۔ جلسے کے انعقاد سے 3 دن قبل جو پریس کانفرنس کی گئی تھی اس کی خبریں شائع کرتے ہوئے اخبارات نے جو لکھا اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

NIPASHE

یہ تنزانیہ کا سواحیلی اخبار ہے۔ اس نے اپنی 26 ستمبر 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی:

''احمدی نبی کریمؐ کی تعلیمات کی یاد دہانی کرواتے ہیں۔''

احمدیہ جماعت نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ہتک پر بننے والی لغو فلم کے نتیجے میں امن کے ساتھ آنحضورؐ کی سیرت طیبہ، دین حق کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا ہے۔ یہ بھی لکھا کہ اسی طرح جماعت احمدیہ تنزانیہ اپنا 43واں جلسہ سالانہ بمقام کیٹونگا مؤرخہ 28 تا 30 ستمبر منعقد کر رہی ہے۔ جس میں عورتوں کے حقوق اور جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی ترقیات کے موضوع پر تقاریر ہوں گی۔

UHURU

یہ بھی روزانہ شائع ہونے والا سواحیلی اخبار ہے۔ اس اخبار نے اپنی 27 ستمبر کی اشاعت میں پریس کانفرنس اور جلسہ کی خبر شائع کی۔

MWANANCHI

یہ بھی سواحیلی اخبار ہے اور روزانہ شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار نے اپنی 27 ستمبر 2012ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے مندرجہ ذیل شہ سرخی کے ساتھ خبر شائع کی:

''احمدی امن اور محبت پھیلاتے ہوئے''

''جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تین ہزار سے زائد احمدی امن اور محبت کی مثال قائم کرتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں گے۔''

جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور امن قائم کرنے میں ہمیشہ پہلی صف میں رہی ہے۔

جلسہ کے بعد جو خبریں شائع ہوئیں ان میں Majira اخبار نے اپنی 30 ستمبر کی اشاعت میں لکھا:

''احمدیہ جماعت تنزانیہ نے اپنا 43 واں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ یہ جلسہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔ اس جلسے کا مقصد سب افرادِ جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کرنا ہے تا وہ ایک دوسرے کو جان سکیں اور روحانی علم حاصل کرسکیں۔''

دوسری اخبار Mwananchi ہے۔ اس اخبار نے یکم اکتوبر کی اشاعت میں جلسہ کے متعلق خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا پیغام پہنچانے اور دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4 دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرینکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آ کر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

ساڑھے پانچ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر پانچ بجکر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے پانچ قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یو۔کے، مکرم مربی انچارج صاحب یو۔کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

بیت الفضل لندن میں آمد

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بجے شام بیت فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں ۔کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 فروری 2013ء کو قبل نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ

مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد ججہ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت خان پور ضلع رحیم یار خان حال لندن مورخہ 7 فروری 2013ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ سے تھا اور آپ کی شادی خان پور ضلع رحیم یار خان میں ہوئی تھی۔ آپ کے میاں نے مرکزی مہمانوں اور مربیان کے لئے ایک گیسٹ ہاؤس بنایا ہوا تھا جس کے ساتھ نماز سنٹر بھی تھا۔ آپ یہاں آنے والے مہمانوں کے لئے خود کھانا تیار کر کے بھجواتیں اور بڑے شوق سے ان کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں ۔ جماعتی کاموں اور خلیفہ وقت کی طرف سے ہونے والی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نظام جماعت کی مطیع، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چند ماہ قبل اپنا سارا زیور بیچ کر بیت الفضل کی توسیع کیلئے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم عبدالحکیم جوزا صاحب

مکرم عبدالحکیم جوزا صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد موسیٰ صاحب آف ڈیرہ غازی خان مورخہ 3 جنوری 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ملتان، ڈیرہ غازی خان، بھکر اور گھانا میں خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ وکالت تصنیف میں کام کیا اور پھر جامعہ احمدیہ میں بحیثیت استاد خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، مخلوق خدا کے ہمدرد اور خدمت کے جذبہ سے سرشار، لوگوں کی غلطیوں پر درگزر کرنے والے ، منکسر المزاج، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ القیوم خالد صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم خالد صاحبہ اہلیہ مکرم خالد احمد ورک صاحب آف اسلام آباد مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ لمبا عرصہ شعبہ تدریس سے منسلک رہیں ۔ محکمہ تعلیم کے افسران احمدی ہونے کے باوجود آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے نوافل پڑھنے والی، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا مورخہ 19/ اکتوبر 2012ء کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ، قناعت پسند، غریب پرور، تقویٰ شعار، لوگوں سے بے حد پیار کرنے والی ، نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت اخلاص اور پیار کا تعلق تھا۔

مکرم غازی عمر فاروق صاحب

مکرم غازی عمر فاروق صاحب معلم سلسلہ بنگلہ دیش مورخہ 17 دسمبر 2012ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی جوانی میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کو بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ 1999ء میں کھلنا کے بم دھماکہ میں شدید زخمی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان بچائی۔ آپ بڑے ہر دلعزیز اور ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ انصار اللہ کے اجتماع اور شوریٰ سے واپسی پر اچانک وفات پا گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم میاں قمر احمد صاحب

مکرم میاں قمر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم جوائنٹ ڈائریکٹر (ر) پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ مورخہ 20 دسمبر 2012ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق ناظر تعلیم کے پوتے اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے سب سے چھوٹے داماد تھے۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، بے نفس، منکسر المزاج، نافع الناس، ہر دلعزیز، رحمدل اور باوفا، نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد عمر صاحب آجکل نصرت جہاں سکیم کے تحت ENT سپیشلسٹ کے طور پر سیرالیون میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم عبدالمنان صاحب

مکرم عبدالمنان صاحب المعروف منان آئس کریم ربوہ مورخہ 25 دسمبر 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت صدر الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ 1948ء میں کشمیر کے محاذ پر فرقان بٹالین میں شامل ہو کر چار ماہ خدمت کی توفیق پائی۔ اور اس خدمت پر آپ کو تمغہ دفاع پاکستان بھی ملا۔ باجماعت نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، سادہ طبیعت، خوش مزاج، بے لوث خدمت کرنے والے، نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ عشق تھا۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ مکرم عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ کے والد اور مکرم مجید احمد بشیر صاحب (ایڈیشنل ناظم علاقہ و انچارج شہداء سیل) کے سسر تھے۔

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب آف نیویارک ، امریکہ مورخہ 10 دسمبر 2012ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں اور مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب (آف کھاریاں) کی بیٹی تھیں ۔ بہت دعا گو، خلافت سے پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، غریب پرور، واقفین زندگی کا احترام کرنے والی ، ہر دلعزیز، نیک اور مخلص خاتون تھیں ۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی دلی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔ آپ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل اور مکرم محمد اسلم خالد صاحب دفتر PS لندن کی ممانی تھیں۔

مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب

مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب 2 TDA ضلع خوشاب مورخہ 7 دسمبر 2012ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر کے علاوہ سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے گاؤں میں بیت الذکر تعمیر کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ پیار و وفا کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار اور مربیان اور عہدیداران کے ساتھ بہت عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت پیار تھا اور رمضان میں ایک سے زیادہ مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزم عطاء الباری سیف

عزیزم عطاء الباری سیف ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب مورخہ 14 نومبر 2011ء کو اچانک تیز بخار کی وجہ سے پانچ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اتنی چھوٹی عمر کے باوجود اسے خلافت کے ساتھ بہت محبت تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد یامین صاحب آف کراچی مورخہ 18 مارچ 2012ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے 13 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ جب ان کے والد کو پتہ چلا تو انہوں نے ان پر مظالم کی انتہا کر دی ۔ حتیٰ کہ نماز کی حالت میں بھی انہیں مارتے اور بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آپ نے ان حالات میں نہایت صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور جماعت سے محبت اور اخلاص و وفا میں بڑھتی چلی گئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت حلیم الطبع ، پیار کرنے والی ، باحیاء، صابر و شاکر، نیک اور بااخلاق خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یعقوب صاحب آف شیخوپورہ مورخہ 26 ستمبر 2012ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں روشن الدین صاحب کی پڑپوتی اور مکرم حکیم عبدالرحمن صاحب مرحوم معلم سلسلہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ جماعت کی ایک فعال رکن اور موصیہ تھیں۔

مکرم حکیم محمد اسماعیل صاحب

مکرم حکیم محمد اسماعیل صاحب آف چک 45 ضلع رحیم یار خان مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 1956ء میں جب

بیعت کی تو انہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن احمدیت پر ثابت قدمی سے قائم رہے۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، عبادت کا بے حد شغف رکھنے والے، بہت نیک اور شفیق انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ کو اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ فضیلت شاہد صاحبہ

مکرمہ فضیلت شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد راجہ صاحب آف کراچی مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، پردہ کی پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک اور متقی خاتون تھیں۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم آف لاہور مورخہ 16 دسمبر 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت نبی بخش صاحب کی نواسی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غرباء اور یتامیٰ کی ہمدرد، بہت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ نظام جماعت کی اطاعت گزار اور نظام خلافت سے عشق کی حد تک پیار و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ عہدیداران کا بھی بہت احترام کرتی تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر یو ایس اے کی خالہ تھیں۔

مکرم میر عبدالقادر صاحب

مکرم میر عبدالقادر صاحب ابن مکرم میاں صلاح محمد صاحب آف پونچھ مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو 93 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت دلیر اور نڈر احمدی تھے۔ آپ کی راستبازی اور جذبہ خدمت کے غیر احمدی بھی معترف تھے۔ خلافت سے والہانہ پیار اور اخلاص کا تعلق تھا اور نظام جماعت کے وفادار تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ میر غلام احمد صاحب نسیم (ر) مربی سلسلہ کے بڑے بھائی اور مکرم میر عبدالقدیر صاحب (ر) مربی سلسلہ کے والد تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ملک محمد عظیم مجوکہ صاحب

مکرم ملک محمد عظیم مجوکہ صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 29 اکتوبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نے کئی سال تک اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، مہمان نواز، نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ

مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحی خان صاحب مرحوم آف فیصل آباد مورخہ یکم دسمبر 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب

مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف راجن پور مورخہ 31 مئی 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے 1994ء میں سندھ میں بیعت کی۔ سارے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور بڑی ثابت قدمی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت اور نظام جماعت کے وفادار اور اطاعت گزار نیک اور باوفا انسان تھے۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم صاحب

مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم صاحب ابن مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق مرحوم آف لاہور مورخہ 29 دسمبر 2012ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کا شمار وقف جدید کے ابتدائی کارکنان میں ہوتا ہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، ہر حال میں اللہ پر توکل رکھنے والے، صاحب رؤیا، نظام جماعت کے اطاعت گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالشکور صاحب

مکرم عبدالشکور صاحب ابن مکرم حکیم عبدالصمد صاحب آف حیدر آباد دکن مورخہ 10 جنوری 2013ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نظام جماعت کے اطاعت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق و پیار کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب مرحوم مورخہ 6 جنوری 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق رکھنے والی، بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شبیر احمد جان صاحب وقف جدید کے معلم ہیں اور آجکل رحمٰن آباد نواب شاہ سندھ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔فروری

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:01

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

برائے فروخت
زرعی رقبہ تقریباً 15 ایکڑ نزد احمد نگر قابل فروخت ہے
جو حضرات خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں رابطہ کریں
0300-7719850

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

رنگوں کی دنیا میں ایک نیا نام
وردہ فیبرکس
چیلنج ریٹ۔ فکس پرائس
گل احمد لان، داؤد کلاسک لان کرینکل دوپٹہ لان، ثنا سامعہ لان، چکن برایزہ لان، فائن سٹار لان، لالہ کلاسک لان، اتحاد لان، فردوس لان، رنلوگی لان، برکھا لان، Five سٹار کلاسک لان، سوئس لان 2013ء کے نئے ڈیزائن آگئے ہیں۔
ہم وہ Package دیتے ہیں جو U فون والے بھی نہیں دیتے
5 سوٹ خریدنے پر ایک عدد سوٹ بالکل فری
رنگ کی گارنٹی کے ساتھ
کلر فیڈ ہونے کی صورت میں سوٹ قابل واپسی ہوگا
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد Allied Bank
عاطف احمد: 047-6213883, 0333-6711362

FR-10

تعلیمی سیمینار Educational Seminar
کلاس 5th اور 8th کا امتحان دینے والے طلباء اور ان کے والدین کے نہایت اہم اور مفید ترین اجلاس الصادق بوائز سکول دارالصدر جنوبی عقب قومی مرکز بچت نزد مریم ہسپتال میں درج ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہو رہے ہیں جس میں آپ کے بچوں کے بہترین مستقبل اور عمدہ تربیت کی خاطر بچوں کی نفسیاتی، معاشرتی، دینی اور مذہبی حالت کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے گا اور انہیں معاشرے کا بہترین شہری بنانے کیلئے مناسب راہنمائی کی جائے گی یہ تعلیمی سیمینار صرف پانچویں سے چھٹی جماعت اور آٹھویں سے نویں جماعت میں داخل ہونے والے طلباء اور ان کے والدین کیلئے ہے۔
پروگرام
6th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 16 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 10:30 صبح
9th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 23 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 10:30 صبح
اس اجلاس میں نامور ماہر تعلیم طلباء اور ان کے والدین کو بریفنگ دیں گے۔
اس نایاب موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، جو طلباء اور والدین اس کردار سازی کے مشاورتی اجلاس میں شامل نہ ہو سکے تو وہ باہمی مشاورت کا بہترین موقع کھو دیں گے اس لئے اپنے اور اپنے نونہالوں کے بہترین مفاد کی خاطر ضرور شرکت کریں۔
پرنسپل الصادق اکیڈمی بوائز ربوہ فون: 047-6214399, 0345-7593141